بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انٹرویو (سابق قادیانی) سید منیر احمد۔ جرمنی

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

تعارف ۔ دنیا میں کئی جھوٹے نبی پیدا ہوئے لیکن امت مسلمہ کے اندر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں میں ایک عہد حاضر کا بہت ہی نمایاں مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جو خود تو اپنی زندگی میں چند ہزار رہیرو کار بنا سکا لیکن اس طرح انکی آئندہ پیدا ہونیوالی نسلیں بھی قادیانی بن گئیں اور اس طرح وہ لاکھوں لوگوں کو نجات کے نام پر جہنم کی طرف دھکیل گیا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے چاہا کہ ان کے قادیانیوں کی اولادوں میں سے بعض کو ہدایت دے، تو اس نے مختلف طریقوں سے انکے دل اور ذہن میں قادیانی نبوت کے جھوٹے پن کا احساس پیدا کر کے انکو حوصلہ دیا کہ وہ ان زنجیروں کو توڑ سکیں اور اس بات کی پرواہ نہ کریں کے بظاہر دنیاوی طور پر انکو اسکی کیا قیمت دینی پڑیگی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ دوسرے مذاہب کے لوگ جو اسلام میں شامل ہوئے انکو اتنی قیمت نہیں ادا کرنی پڑی جتنی قادیانیت کو خود چھوڑنے والوں کو اکثر ادا کرنی پڑی۔ اسکی میری طرح کی ایک اور مثال جناب سید منیر ہیں، جو ۵۔۶ سال قبل اس جماعت کو خیر باد کہہ چکے ہیں لیکن بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر ایک آدھ اخبار میں سرسری رنگ میں شائع ہوئی، اور لوگوں کو انکے بارے میں پتہ نہیں چل سکا۔ چند ماہ قبل انکے بارے میں خاکسار کو پتہ چلا، ان سے رابطہ کیا اور اسکے بعد انکے بارے میں ختم نبوت کے ڈائریکٹر مولانا عبدالرحمٰن باوا کو بتای، ان کے ذریعہ انکے بارے میں امت، اسلام، اور جنگ، نقیب ختم نبوت اور پاکستان کے کئی دوسرے اخباروں میں خبریں چھپیں۔ سید منیر خدا کی رضا کی خاطر ابھی تک دنیاوی طور پر اسکی قیمت چکا رہے ہیں، انکی اور قادیانیت سے دوسرے تائب ہونیوالوں کی استقامت کی دعا کیجئے گا۔ اگر خدا نے توفیق دی اور آپ نے اس سلسلہ کو پسند کیا تو اسی طرح اور بھی جھوٹی نبوت سے بیزار ہونے والوں کے انٹرویو پیش کرنے کی کوشش کرونگا، انشاءاللہ۔ فقیر در مصطفےٰ ﷺ شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی

راحیل شیخ :۔ السلام وعلیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ

سید منیر :۔ واعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

راحیل شیخ :۔ آپ کو جھوٹی نبوت کے جال کو توڑ کر اللہ تعالےٰ کے آخری نبی ﷺ کے صحیح اور خالص دین میں آنا مبارک ہو، اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی برکات سے نہ صرف آپ بلکہ آپکا خاندان اور رہتی دنیا تک آپکی نسلیں بھی مستفیذ ہوں، آمین۔ میں اور میری ٹیم اپنی طرف سے، اپنے قارئین کی طرف سے آپکو دائرہ اسلام میں خوش آمدید کہتی ہے۔

سید منیر :۔ شکریہ۔ آپ ہماری استقامت کے لئے دعا کریں، کیونکہ اس وقت میرے قادیانی قریبی عزیز ہمارے لئے جماعت کے اشارہ پر بہت سے مسائل پیدا کرر ہے ہیں

راحیل شیخ :۔ ہم چند سوالات بطور انٹرویو آپ سے کرر ہے ہیں، کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپکو صراط مستقیم پر آنے کی توفیق بخشی ہے، ممکن ہے کہ آپ کے منہ سے نکلا ہوا کوئی فقرہ، کوئی لفظ، کسی اور اندھیرے میں پھنسے ہوئے نیک فطرت انسان کے لئے، راستہ دکھانے والی روشنی بن جائے، اور اسکی ہدایت آپکے لئے اور آپکی نسلوں کے لئے صدقہ جاریہ ہو، آمین

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں جہاں تک ممکن ہو آپکے قبول اسلام کے حالات محفوظ ہو جائیں تا کہ آپکی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے فخر کا باعث ہو بلکہ دوسرے پڑھنے والوں کی دعائیں بھی آپکو تا قیامت پہنچتی رہیں، آمین

سید منیر :۔ جی میں حاضر ہوں، اور جہاں تک ممکن ہوا آپکے سوالوں کے صحیح جواب دینے کی کوشش کرونگا۔

راحیل شیخ :۔ آپکا نام اور عمر اور تعلیم اور آپ کا ذریعہ روزگار یعنی آپ نے کونسا ہنر سیکھا ہے ؟

سید منیر :۔ میرا نام سید منیر احمد ہے اور میری عمر اسوقت تقریباً ۵۷ سال ہے۔ میں پاکستان میں پاکستانی فوج اور پھر پاکستان پولیس میں ملازم رہا ہوں۔ اسکے بعد تقریباً تین سال چناب نگر (سابق ربوہ) میں تیسرے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد کے بیٹے مرزا فرید احمد کی ایمبیسی سگریٹ کی ایجنسی چلاتا رہا ہوں۔ (منافقت کی بھی حد ہوتی ہے، مرزا ناصر نے ربوہ میں کھلے عام سگریٹ پینے پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔ راحیل شیخ)۔ یہاں جرمنی میں مختلف کام کئے ہیں۔

راحیل شیخ :۔ آپکا خاندانی پس منظر؟

سید منیر :۔ ہم سید ہیں، اور ہمارے بزرگ بخارا سے تین چار سو سال قبل بخارا سے تبلیغ اسلام کے لئے ہندوستان تشریف لائے تھے اور پھر یہیں کے ہو گئے۔

راحیل شیخ :۔ آپ کتنی پشت سے قادیانیت میں ہیں؟

سید مذیر :۔ میرے والد صاحب نے قادیانیت قبول کی تھی، اس طرح میں پیدائشی قادیانی تھا۔

راحیل شیخ :۔ آپکے ننھیال اور ددھیال میں کوئی مشہور قادیانی شخصیات ہوں تو انکا تعارف؟

سید مذیر :۔ کوئی مشہور قادیانی نہیں تھا، لیکن میرے والد مخلص قادیانی تھے۔

راحیل شیخ :۔ کیا آپ قادیانی جماعت میں عہدہ دار تھے، اگر تھے تو اسکی کچھ تفصیل؟

سید مذیر :۔ میں جرمنی کے شہر ''آخن'' کی جماعت میں لوکل طور پر زعیم انصاراللہ، سیکرٹری امور عامہ رہا ہوں اور ''ریجن ہارڈ ہائن'' کی اصلاحی کمیٹی کا ممبر تھا

راحیل شیخ :۔ آپکے ساتھ آپکے خاندان یا دوستوں سے اگر کوئی قادیانیت سے تائب ہوئے ہوں تو انکا مختصر تعارف؟

سید مذیر :۔ نہیں کوئی دوست یا رشتہ دار ساتھ نہیں تھا۔ میرے ساتھ صرف میری اہلیہ اور چار بچوں نے اسلام قبول کیا تھا

راحیل شیخ :۔ وہ کونسی بات یا وجہ تھی جسکی وجہ اللہ تعالےٰ نے آپکو قادیانیت سے متنفر کیا؟

سید مذیر :۔ میں قرآن اور حدیث پڑھتا تھا۔ مرزا غلام احمد کی کئی کتابیں پڑھیں جو کہ حدیثوں سے نہیں ملتی تھیں۔ یعنی مرزا غلام احمد کی زبان نہایت گندی تھی۔ اسکی عمر کا اکثر حصہ غلط کاموں میں گزرا ہے۔

راحیل شیخ :۔ قادیانیت اور اسلام کے فرق کو سمجھنے میں آپکی مدد کس نے کی؟

سید مذیر :۔ خدا تعالےٰ، اسکے رسول پاک ﷺ اور قرآن کریم نیز احادیث مبارکہ ﷺ، لیکن سب سے بڑھ کر مرزا غلام احمد کے اپنے جھوٹوں اور تضاد بیانی نے۔

راحیل شیخ :۔ کیا آپکو یہ قدم اٹھانے میں کسی عزیز، دوست رشتہ دار کی طرف سے اخلاقی یا کسی بھی قسم کی مدد ملی، اگر تو اس کی نوعیت کیا؟

سید مذیر :۔ نہیں کسی نے کوئی مدد نہیں کی۔ نہ کسی نے شخصی طور پر اور نہ ہی کسی مذہبی تنظیم کا اس میں کوئی دخل ہے

راحیل شیخ :۔ آپ نے کس عالم کے ہاتھ پر قبول اسلام کا اعلان کیا، یا آپ نے بغیر کسی عالم کے، اخباروں یا میڈیا کے ذریعہ اپنے ترک قادیانیت اور قبول اسلام کا اعلان کیا؟

سید مذیر :۔ عبدالجلیل زیتون، یہ عرب ہیں اور ملک شام کے رہنے والے ہیں

راحیل شیخ :۔ جس عالم کے بابرکت ہاتھ پر آپ نے قبول اسلام کا اعلان کیا انکی مصروفیات اور مختصر حالات زندگی پر روشنی ڈالیں گے؟

سید مذیر :۔ امام مسجد ہیں اور اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں وہ آج کل جرمنی میں نہیں رخصت پر گئے ہوئے ہیں۔

راحیل شیخ :۔ آپکو یا آپکے کسی قریبی شخصیت کو اس سلسلے میں کوئی بشارت یا خوشخبری والا خواب آیا ہو تو اسکی کسی حد تک تفصیل؟

سید مذیر :۔ آج سے تقریباً چھ یا سات سال پہلے محرم الحرام کا مہینہ تھا۔ میں رات دو بجے نماز تہجد پڑھ کر سویا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر بہت سے لوگ اکٹھے ہیں جیسے کسی کی انتظار میں ہیں۔ تو میں بھی وہاں پر چلا گیا تو ایک بزرگ بہت خوبصورت، سفید رنگ، سفید داڑھی وہاں کھڑے ہیں۔ تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں تو وہ بزرگ کہنے لگے آپ کو معلوم نہیں کہ یہاں سے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ گزرنے والے ہیں تو میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قادیانی جماعت کا چوتھا خلیفہ مرزا طاہر چند آدمیوں کے ساتھ کھڑا ہو رہا ہے۔ یعنی اسکی آنکھوں میں آنسو ہیں تو میں ان بزرگوں سے پوچھتا ہوں کہ یہ قادیانی جماعت کا بادشاہ کیوں رو رہا ہے تو اس بزرگ نے کہا کہ یہ بھی حضور اکرم ﷺ سے ملنے آیا تھا لیکن آپ ﷺ نے ان کو ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کے یہ قادیانی مجھے یعنی نبی کریم ﷺ کو نہیں مانتے۔ اتنے میں میں سامنے دیکھتا ہوں تو کچھ لوگ سامنے سے گزرنے لگے تو میں نے ان بزرگ سے پوچھا کہ یہ کن لوگ ہیں نور سے بنے ہوئے اور اتنے خوبصورت۔ ان بزرگ نے جواب میں کہا کہ یہ رسول پاک ﷺ اور چاروں خلفائے راشدینؓ ہیں۔ میں نے پھر پوچھا کہ یہ سب کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ تو وہ بزرگ جواب دیتے ہیں کہ آج محرم کی دسویں ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ اور چاروں خلفائے راشدینؓ، حضرت امام حسینؓ کی قبر پر دعا مانگنے جا رہے ہیں۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی، میں نے سوا اپنے آپ سے سوال کیا کہ اب اس سے زیادہ واضح اور کس اشارے کا انتظار کرو گے، اسکے چند دن بعد میں نے گھر کے قریب ایک عربی مسلمانوں کی مسجد میں جا کر اپنے حق کو قبول کرنے اور جھوٹے مذہب قادیانیت سے برأت کا اعلان کر دیا۔ الحمدوللہ

راحیل شیخ :۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں آپ کے اسلام میں آنے کے بعد اور اس سے پہلے بطور قادیانی، آپکی زندگی، محسوسات اور خیالات میں کیا فرق پڑا ہے؟

سید مذیر :- وہی فرق محسوس کرتا ہوں جو کفر اور اسلام میں ہے۔ پہلے ایک بے سکونی تھی، صحیح اسلام میں آنے کے بعد ایک سکون اور یقین سا محسوس ہوتا ہے

راحیل شیخ :- کیا آپ شادی شدہ ہیں، اگر ہیں تو کیا آپکی اہلیہ نے بھی آپکے ساتھ اسلام قبول کیا ہے؟

سید مذیر :- جی میری بیوی بھی میرے ساتھ ہی اسلام میں داخل ہوئی ہیں

راحیل شیخ :- کیا آپ کے بچوں نے بھی اسلام قبول کیا ہے؟ کیا کوئی بچہ ابھی تک احمدی جماعت میں ہے، اگر ہے اسکے ساتھ آپکے تعلقات کی نوعیت اب کیسی ہے؟

سید مذیر :- ایک بیٹی اور بیٹے نے اسلام قبول نہیں کیا اور انکے ساتھ تعلقات ٹھیک نہیں، بلکہ قادیانی میرے ان بچوں کو میرے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔

راحیل شیخ :- آپ قادیانی جماعت میں عقائد کے علاوہ اور کونسی باتیں غلط محسوس کرتے ہیں؟

سید مذیر :- عقیدہ تو غلط ہے ہی، لیکن اس جماعت میں انسان کی کوئی عزت نہیں اور سارا سسٹم صرف ایک خاندان کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے۔

راحیل شیخ :- یہ جو آئے دن میڈیا پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے بیٹوں اور دوسرے خاندان کے بارے میں خبریں آتی رہتی ہیں ان کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے ؟ کیا یہ مکمل یا جزوی طور پر صحیح ہیں، یا غلط پروپیگنڈہ ہے؟

سید مذیر :- اکثر باتیں صحیح ہوتی ہیں۔ لیکن جو قادیانی بتاتے ہیں وہ اکثر جھوٹ کو ہوشیاری سے پیش کیا ہوتا ہے

راحیل شیخ :- مرزا خاندان کا ایک عام احمدی سے کیا سلوک ہے؟

سید مذیر :- جیسا مالک کا نوکر کے ساتھ، جاگیردار کا مزارعہ کے ساتھ

راحیل شیخ :- آپکے خیال میں ایک عام احمدی اپنی آمد کا کم وبیش کتنے فیصد جماعت کو دیتا ہے؟

سید مذیر :- کم وبیش سولہ فیصد، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے چندے بھی ہیں

راحیل شیخ :- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جماعت کے تمام چندہ جات اور مالی وسائل بنیادی طور پر مرزا خاندان کے تصرف اور انکے اللوں تللوں پر خرچ ہو رہا ہے؟

سید مذیر :- جی ہاں، اسکے علاوہ اس جماعت میں چندے کا مصرف اور کیا ہو سکتا ہے؟

راحیل شیخ :- کیا ایک عام احمدی، بالخصوص ایک غریب احمدی کو جماعت کی طرف سے بوقت ضرورت مالی مدد ملتی ہے ؟

سید مذیر :- کوئی مدد نہیں ملتی بلکہ کئی غربت کی وجہ سے بھی جماعت چھوڑ گئے ہیں

راحیل شیخ :- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ قادیانی جماعت کی آئندہ نسل کی ایک بھاری تعداد اس جھوٹے مذہب کو خیر باد کر دے گی؟

سید مذیر :- بالکل، انشاءاللہ خیر باد کہہ دے گی

راحیل شیخ :- قادیانیت چھوڑنے پر آپکے احمدی رشتہ داروں کا کیا ردعمل اور سلوک ہے؟

سید مذیر :- قادیانیت چھوڑنے کی وجہ سے تقریباً سب رشتہ دار میرے خلاف ہیں اور قادیانی جماعت کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں

راحیل شیخ :- آپکے قادیانی دوستوں یا دوسروں سے تعلقات میں کیا فرق پڑا ؟

سید مذیر :- قادیانی دوست صرف قادیانی جماعت تک ہی ہوتے ہیں اسکے بعد نہیں، اور اس طرح ان کے زیر اثر ایک دو مسلم (جو اسلام کو نہیں سمجھتے) بھی پیچھے ہٹ گئے، حالانکہ جب تک میں قادیانی تھا وہ دوست تھے

راحیل شیخ :- کیا آپ کو قادیانیت چھوڑنے پر کسی طرف سے کوئی دھمکیاں ملی ہیں یا نقصان پہنچایا گیا ؟

سید مذیر :- میرے بچے جو میرے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہیں انکو میرے قادیانی بچوں کے ذریعہ ورغلانے اور میرے خلاف کھڑا کرنے کی مسلسل کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور دھمکیاں بھی ملتی رہتی ہیں۔ ابھی حال ہی میں مجھے پیغام بھیجا ہے میرے بھائی نے کہ ہم نے حضور (مرزا مسرور احمد، قادیانی خلیفہ) سے اجازت مانگی ہے تمہیں سیدھا کرنے کی، اجازت مل گئی تو تیرے ساتھ وہ سلوک کریں گے کہ دنیا دیکھے گی۔

راحیل شیخ :- کیا آپکو ڈر ہے کہ قادیانی جماعت یا اسکے ممبر انفرادی طور پر آئندہ بھی آپکو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں یا پہنچائیں گے؟

سید مذیر :- جیسا کہ میں نے آپکو بتایا ہے کہ مجھے دھمکی ملی ہے اور یہ دھمکی دینے والوں کا پورا گروپ ہے جو میرے بڑے بھائی شبیر احمد، میرے

قادیانی بیٹے مظفر احمد، اور میرے دو بھانجوں نعیم احمد، اور ندیم احمد اور میرے قادیانی داماد سعید پر مشتمل ہے اور ان کی پشت پر جماعت کی سپورٹ ہے۔ اور مزے کی بات ہے کہ ندیم اور نعیم کا والد سید صابر علی شاہ جو کہ میرا بہنوئی بھی ہے، کھیالی، گجرانوالہ کے مین بازار میں اسکی ''بخاری کریانہ سٹور'' کے نام سے دکان ہے، اور وہیں چیمہ مسجد کے قریب رہتا ہے، وہاں مسلمان کی حیثیت سے رہ رہا ہے، حالانکہ ساری اولاد بھی قادیانیوں میں بیاہی ہوئی ہے، اور جب اپنے آبائی گاؤں ''کیرانوالہ ضلع گجرات'' میں جاتا ہے تو نمازیں، جنازے، غمی خوشی اسکی قادیانیوں کے ساتھ ہے، جو وہاں پاکستان میں پیدائشی قادیانی ہونے کے باوجود مسلمان بن کر رہ رہا ہے اور مسلمانوں کے سر پر اپنی دکان چلا رہا ہے اسکے بیٹے مجھے اسلام قبول کرنے پر ایسا سبق سکھانے کی دھمکی دے رہے ہیں کہ دنیا دیکھے گی؟ اسکے علاوہ میرے چھوٹے بیٹوں کو ہر طرح ورغلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

راحیل شیخ :۔ کیا آپ آئندہ رد قادیانیت کا کام کریں گے، بحث و مباحثہ سے، یا تحریر و تقریر کے ذریعہ؟ (اگر آپکا ایسا ارادہ ہو تو کسی بھی قسم کے مالی یا مادی مفاد کے بغیر بےلوث طور پر ہم مقدور بھر تعاون کرنے کو تیار ہیں، انشاء اللہ)

سید مذیر :۔ میں بھی بےلوث ہر خدمت کرنے کو تیار ہوں

راحیل شیخ :۔ قبول سلام کے بعد آپکے ساتھ مسلمانوں کا رویہ کیسا ہے؟

سید مذیر :۔ شروع میں تو صرف عربوں سے واسطہ پڑا، وہ اچھی طرح ملتے تھے، اور ملتے ہیں، اب کچھ پاکستانی مسلمانوں سے واقفیت ہوئی، انکا رویہ مناسب ہے، لیکن وہ کافی دور دور رہتے ہیں، نزدیک کوئی نہیں، اس لئے میرے بچوں کے ساتھ کھیلنے والا کوئی مسلمان بچہ نہیں، قریب قادیانیوں کے گھر ہیں، انکے بچے میرے بچوں کے ہم عمر ہیں، اس طرح ان بچوں کے ذریعہ وہ میرے بچوں کو مجھ سے اور اسلام سے بدل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہاں علماء میں سے ختم نبوت اکیڈمی لندن کے ناظم اعلیٰ مولانا سہیل باوا صاحب بغیر کسی مطلب کے ہر ہفتہ ایک دو بار ٹیلیفون پر رابطہ کرتے ہیں، حال چال پوچھتے ہیں، لندن آنے کی دعوت بھی دی ہے انہوں نے، اور ہمیشہ پوچھتے ہیں کہ جب بھی کسی تعاون کی ضرورت ہو وہ تعاون کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح انسان کا حوصلہ بڑھتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ قادیانیوں کی یلغار کے موقع پر وہ اکیلا نہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے، آمین

راحیل شیخ :۔ آپکا اپنے سابقہ قادیانی، رشتہ داروں، دوستوں اور جماعتی ساتھیوں کے لئے کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

سید مذیر :۔ میرا پیغام اپنے سابقہ دوستوں اور رشتہ داروں سے جو قادیانی ہیں، یہ ہے کہ، '' آپ ایک جھوٹے انسان کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چل رہے ہیں، خدا کے سچے دین اسلام کو پہچانیں۔ اس کفر یعنی قادیانیت سے باہر نکل کر دیکھیں کہ سچائی کیا ہے۔ آپ کو جھوٹے اسلام کے نام پر لوٹا جا رہا ہے۔ آپ کی نسلیں برباد ہو رہی ہیں۔ یہ خاندان صرف اپنی عیاشی کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ دوزخ کی آگ سے بچیں اور پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کا اسلام قبول کرلیں۔ خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کریں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو سیدھا راستہ دکھائے، آمین''۔

❁ اس انٹرویو کے دوسرے دن مکرم سید منیر احمد کو ایک وکیل کا خط ملا ہے کہ جس میں سید منیر احمد کی بیٹی منورہ نے وکیل کے ذریعہ انکو نوٹس بھجوایا ہے کہ وہ اسکو اسلام کی طرف بلانے سے باز آجائیں۔ ورنہ انکے خلاف قانونی کاروائی کی جائیگی۔ جس معاشرے سے آپ اور میں یا منیر احمد تعلق رکھتے ہیں اس معاشرے میں ایک باپ اگر زیادتی بھی کرے تو بیٹی کیا بلکہ بیٹا بھی آگے سے خاموش ہو جاتے ہیں اور صرف بات کہنے یا کوئی کام کرنیکا کہنے پر وکیلوں کے ذریعہ نوٹس نہیں دیتے، اور نہ ہی کوئی باپ اپنی بیٹی کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے جس میں اسکی بیٹی کی سبکی ہو جیسا کہ وکیل کے خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن قادیانی جماعت اپنے ممبروں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ قادیانیت چھوڑنے والے اپنے عزیزوں کو، تمام رشتے اور اصول و روایات بھلا کر جہاں تک ممکن ہو ذلیل اور رسوا کریں۔ ایک جھوٹے نبی کی امت سے یہی توقع کی جا سکتی ہے کہ خدا قطع رحمی سے منع کرتا ہے اور یہ بحکم قطع رحمی کراتے ہیں۔

❁ اب خط کا مضمون ❁

رائنز فرش / بار بر امار ٹے لوک / آر سلا کرشن پیٹسل ۔ وکلاء

خط نمبر 08345-05/M/vi مقام Erlangen تاریخ den 15.09.2005

"جناب احمد صاحب،

آپکی بیٹی نے میرے ذمہ لگایا ہے کہ میں اسکے حقوق کی حفاظت کروں۔

اس سلسلے میں آپکی بیٹی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ اسکو لمبے لمبے خطوط لکھتے ہیں اور اکثر ٹیلیفون کرتے ہیں، اور اسطرح کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ کو چھوڑ دے، جیسا کہ کچھ عرصہ قبل آپ نے خود کیا ہے۔

اسکے علاوہ آپ اسکو دھمکار ہے ہیں کہ آپ اسکے خاوند، دوسرے رشتہ دار اور جاننے والوں کو جو یہاں ہیں اور پاکستان میں بھی ہیں ایسے خطوط لکھیں گے، جس میں اسکے بارے میں بری باتیں اور جھوٹی کہانیاں ہوں گی، حتی کہ اپنے آخری خط میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک نیک کام ہوگا اگر اسکو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے تو۔

میری موکلہ ایسی صورت حال زیادہ دیر برداشت نہیں کرسکتی۔ آپکی بیٹی ایک بالغ عورت ہے جسکا حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کے بارے میں خود فیصلہ کرے۔

میں اپنی موکلہ کے نام اور اس کے دیے ہوئے اختیار کے تحت آپکو خبردار کرنا چاہتا ہوں، کہ آپ فوری طور پر سے میری موکلہ نیز اسکے شوہر کو خط لکھنا اور ٹیلیفون سے کسی بھی قسم کا رابطہ ختم کردیں، نیز میری موکلہ کے بارے میں اسکے دوستوں اور جاننے والوں میں غلط کہانیاں پھیلانے سے باز آجائیں۔

اگر میری موکلہ کو اب آپکی طرف سے کوئی خط ملا یا ٹیلفون کیا تو مت بھولیں کے آپکے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی جائیگی۔

دوستانہ سلام کے ساتھ۔ دستخط مارٹے لوک وکیل ۔ منسلک نقل مختار نامہ منورہ احمد

❁سید منیر احمد کا اس خط پر تبصرہ:۔

میں ایک قانون پسند شہری ہوں اور قانون کا احترام کرتا ہوں، میں اپنی بیٹی کی خواہش پر اس سے ہر قسم کا تعلق ہمیشہ کے لئے ختم کر چکا ہوں۔ باقی جب اولاد والدین کے لئے اپنے عمل سے مسائل پیدا کرے تو بعض اوقات والدین کے سامنے وہ بچہ نہ ہو تو وہ خط یا ٹیلیفون کے ذریعہ اپنے دکھ کا اظہار کرتے ہیں، اور ہوسکتا ہے کہ میں نے دکھ میں کوئی سخت بات لکھ دی ہو جو مجھے یاد نہیں یا یہ لکھ دیا ہو کہ اس سے بہتر تھا کہ تم مرجاتیں۔ بہر حال جس طرح میں اپنی بیٹی کو جانتا ہوں، وہ خود سے ایسا قدم اٹھانے والی نہیں اور مجھے جماعت میں اپنے تجربات کے بعد یہ یقین ہے کہ میری بیٹی نے باوجود مذہبی اختلاف کے یہ قدم خود نہیں اٹھایا بلکہ جماعت کے مجبور کرنے سے وکیل کے ذریعہ یہ خط لکھوایا ہے۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ اللہ ان سب کو ہدایت دے۔ آمین

❁ ❁ ❁ ❁ ❁